عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

فضائل مدینہ منورہ

تحریر

شیخ الحدیث ابوالصالح
علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب

شعبہ نشر و اشاعت: انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ ۳ رابطے کے لئے فون: 421463 11 تا ایک بجے تک
مرکزی دفتر 159/A حیدر آباد کالونی۔

مدینہ ہی مدینہ

الحمد للہ مدینے پاک کی مہکی مہکی فضاؤں، ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اور سرور حاصل کرنے کے لئے آج بھی لاتعداد عاشق جوق در جوق اس منور شہر کی حاضری کا شرف حاصل کررہے ہیں۔ کتنی کیف آور بات ہے کہ اس شہر کو مدینہ منورہ بنانے والے شاہ انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام آج بھی مدینہ پاک میں موجود ہیں۔ اور یہ فرمان تو عاشقوں کی جان ہے

"جس نے میری قبر انور کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی"

اے آنکھوں ! تصور ہی میں ان کا نقشہ جماؤ

روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہیں جس کی اتنی تعریف کی گئی ہو جتنی کہ مدینے پاک کی تعریف کی گئی ہے۔ مدینے پاک کی مٹی کو شفاء کہا گیا۔ مدینے پاک میں جنت کی کیاری ہے۔ واہ ! مدینے پاک میں عرش اعلیٰ سے بھی اعلیٰ و ارفع ایک مقام ہے وہ مقام جہاں پیارے تاجدار والی بیکساں صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر موجود ہے۔

یہ کتاب "فضائل مدینہ منورہ" مدینہ منورہ کے فضائل پر عالی شان کتاب ہے۔ اس میں حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی نے معتبر کتب سے فضائل مدینہ منورہ جمع کردیئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے عظمت مدینہ قلب میں راسخ ہوتی ہے اور شوق مدینہ مزید بڑھتا ہے۔

رب قدیر کا کرم ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کا کام انجمن انوار القادریہ کے حصہ میں آیا۔ انجمن انوار القادریہ اس کتاب کو شائع کرکے بڑی مسرت محسوس کررہی ہے کیوں کہ جان ایمان ﷺ تو مدینہ پاک میں ہیں اور یہ کتاب "فضائل مدینہ منورہ" ہے۔

السلام مع الاکرام

محمد آصف

جنرل سیکریٹری انجمن انوار القادریہ

میثم قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

یہ کتابچہ مدینہ طیبہ کے فضائل پر مشتمل ہے۔ عزیزم محمد فیصل صاحب نقشبندی اور انجمن انوار القادریہ کے دیگر اراکین نے فقیر کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ ان کے احباب مختلف موضوعات پر کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اس اشاعت میں فقیر اویسی غفرلہ بھی حصہ لے چنانچہ یہ رسالہ احباب کو بھیج رہا ہوں۔ اس سے واضح ہوگا کہ جس شہر کی یہ فضیلتیں اور برکتیں ہیں اس شہر والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کتنی بلند و بالا ہوگی۔

اللہ بطفیل حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خدمت قبول فرمائے۔ (آمین)

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان۔ ۱۲ شوال ۱۴۱۶ھ

سلسلہ اشاعت ---------- (۱۲) بارہویں

نام کتاب ---------- "فضائل مدینہ منورہ"

مصنف ---------- شیخ الحدیث ابو صالح حضرت علامہ
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

سن اشاعت ---------- اپریل ۱۹۹۶ بار اول

ناشر ---------- شعبہ نشرواشاعت
انجمن انوارالقادریہ، جمشید روڈ ۳

تعداد ---------- 3000

قیمت ---------- ____________

نوٹ: ڈاک سے منگوانے کے لئے قیمت اور ڈاک ٹکٹ بھجوائیں۔

انجمن انوارالقادریہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح و خبر گیری کے لئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں اور لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔

یہ کتاب انجمن انوارالقادریہ کی اشاعت کی "بارہویں" کڑی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الکریم

کثرت اسماء :

مدینہ طیبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کے اسماء ایک سو پر مشتمل ہیں اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کررہی ہے کہ اس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے۔ اسماء الٰہی عز شانہ اور القاب حضرت رسالت جناب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں، اس کی رفعت و عظمت بھی زیادہ ہے۔ روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیساکہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔ بعض علماء نے کوشش کرکے تقریباً ایک سو اور بعض نے کم و زیادہ اس حد سے جمع کئے ہیں لیکن اس کتاب میں صرف وہ نام لکھے جائیں گے، جو اس مقام کی شرافت اور کرامت کی دلیل ہیں۔

طابہ اور طیبہ :

اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کو شامل حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جو نام سید کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پسندیدہ اور محبوب ہے وہ طابہ اور طیبہ ہے اور ان ناموں کا بولنا اس کی طہارت کے سبب سے ہے اس لئے کہ شرک کی نجاست سے یہ سرزمین پاک ہے اور اچھی طبعیتوں کے موافق ہے۔ نیز اس کی آب و ہوا نہایت پاکیزہ ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس شہر شریف کے رہنے والے اس کی مٹی اور اس کے در و دیوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثل میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش

نہیں کرسکتے۔ یہاں کے رہنے والوں کے سوا اور صادقین و محبین کے ذوق میں بھی یہ خوشبو پہنچتی ہے۔ چنانچہ ابو عبداللہ عطار نے کہا ہے۔

بطیب رسول الله طاب نسیمها

فما للمسك و الكافور و الصندل الرطب

ترجمہ: بوجہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوشبودار ہوگئی ہوا اس کی پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔

حضرت شبلی ایک صاف باطن اور اہل دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں پائی جاتی اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اس لئے کہ جہاں پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سانسوں کی ہوا پہنچی ہو وہاں مشک و عنبر کی کیا حقیقت ہے۔

دراں زمیں کہ نسیمے وزد ز طرہ دوست

چہ جائے دم زدن نافہائے تاتاریست

ترجمہ: جہاں کہیں تری زلفوں کی بو پہنچ جائے

وہاں پہ جائیں عبث نافہائے تاتاری

اور نیز تمام دنیا کی خوشبوئیں خاص کر گل سرخ جو مشہور و معروف ہے اس شہر پاک کی مخصوص خوشبو کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

ز نسیم جاں فزایت تن مردہ زندہ گردد

زکدام باغے ای گل کہ چنیں خوش است بویت

ترجمہ: ہوتا ہے مردہ زندہ خوشبو سے تیری اے گل

وہ باغ کون سا ہے آیا ہے تو جہاں سے

حدیث میں آیا ہے:

"ان اللہ امرنی ان اسمی المدینة طابة"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھوں۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کا نام توریت میں طابہ و طیبہ اور طیبہ ہے۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص مدینہ پاک کی زمین کو عدم طیب سے نسبت کرے اور اس کی ہوا کو ناخوش کہے وہ واجب التعزیر ہے اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ صحیح کرلے۔

زمانہ سعادت نشان نبوت سے پہلے مدینہ شریف کو یثرب و اثرب کہتے تھے۔ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب کے حکم سے اس کا نام طابہ اور طیبہ رکھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یثرب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک قوم کا نام ہے جب ان کی اولاد متفرق شہروں میں آباد ہوئی تو یثرب نے اس سرزمین میں قیام کیا۔ علمائے تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ یثرب خاص مدینہ پاک کا نام ہے یا اس جگہ کا جو احد پہاڑ کی غربی جانب میں واقع ہے جس میں کثرت سے کھجور کے درخت اور چشمے تھے۔ اکثر علماء نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور نیز اثارب کا لفظ یعنی جمع کا لفظ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

ابن زبالہ جو مورخین مدینہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں اور منجملہ اصحاب امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ نیز دوسرے حضرات نے بھی علماء سے روایت کیا ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہیں۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ میں ایک حدیث آئی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مدینہ منورہ کو یثرب کہے تو اس کو لازم ہے کہ اس کی تلافی اور تدارک میں دس مرتبہ مدینہ کہے اور امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ کو یثرب کہے تو چاہئے کہ جناب باری تعالیٰ میں استغفار کرے کیونکہ اس کا نام طابہ ہے۔ انھی

2

روایات کے مثل دوسری بھی روایات آئی ہیں لفظ یثرب سے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس کے معنی فساد کے ہیں یا مواخذہ اور عذاب کے ہیں۔ ان سب باتوں کے علاوہ یثرب ایک کافر کا نام بھی ہے۔ لہٰذا اس کے نام پر اس مقام شریف کا نام رکھنا جس کی عزت غبار شرک اور کفر سے پاک و بری ہے، کسی طرح مناسب نہیں ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے۔

"یااھل یثرب لا مقام لکم"

بعض منافقوں کی زبان سے ہے کہ مدینہ منورہ کا نام اس نام سے رکھ کر منافقت کرتے تھے اور بعض احادیث میں بھی مدینہ منورہ کا نام یثرب آیا ہے۔ اس کے متعلق جواب میں علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت سے پیشتر کا ہے۔ واللہ اعلم۔

ارض اللہ :

منجملہ اور ناموں کے اس بقعہ شریفہ کا نام ارض اللہ اور ارض الہجرت بھی ہے اور آیہ کریمہ :

"الم تکن ارض اللّٰہ واسعة فتھاجرو فیھا"

ان دونوں ناموں کے ہونے کی دلیل ہے

"اکالة البلدان واکالة القري"

بھی اس بات کی گواہ ہے کہ تمام شہروں پر اس کو غلبہ ہے اور اس کے احکام بھی تمام اطراف عالم پر غالب ہیں۔ نیز غنیمتیں اور خزانے جو یہاں آتے ہیں، اس کے القاب سے ہے اور بعض علماء نے اس معنی کو غلبہ فضیلت اور عظمت رتبہ پر محمول کیا ہے یعنی تمام فضیلتیں اس کی عظمت کے مقابلہ میں ہیچ ہیں جیساکہ مکہ مکرمہ کو ام القری کہتے ہیں۔ یہ نام تمام شہروں کے مقابلے

میں اس کی اصلیت کے ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ اکالۃ القری کی بہ نسبت ام القری زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ اگر اس کو ماں کہا جائے تو چونکہ اس کے ساکنان کو کبھی اضمحلال نہیں ہے اس لئے ماں ہونے کا حق ادا ہو جاتا ہے۔

ایمان:

اس کا ایک نام ایمان بھی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"والذین تبوالدار والایمان"

شان میں انصار اور تعریف میں محبان عالی اقدار کے نازل ہوئی ہے۔ یہ شہر مکرمہ مظہر اور مظہر ہے۔ ایمان کے احکام اور یہی ایمان کا سرچشمہ ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کا فرشتہ جو ایمان والوں کے دلوں پر ایمان القا اور الہام کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مدینہ کا رہنے والا ہوں اور ہرگز اس شہر سے باہر نہ جاؤں گا۔ جب اس بات کو حیا کے فرشتہ نے سنا تو کہنے لگا کہ میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور کبھی تجھ سے جدا نہ ہوں گا۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ حیا اور ایمان یہ دونوں صفتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر پاک میں مجتمع اور ایک دوسرے کے لئے لازم ہوگئی ہیں۔ الحیا من الایمان۔

بارہ وبرہ:

بڑائی اور بھلائی کے معنوں میں ہے یہ بھی اسم صفتی اسی مکان نیک علامت کے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ جگہ خزانہ ہے نیکیوں کا اور معدن ہے بھلائی کا۔

بلد:

"لااقسم بھذا البلد" میں خداوند عالم نے اس کی قسم کھائی ہے۔ اس سے

بھی بقول بعض مفسرین کے مدینہ ہی مراد ہے۔ اس وجہ سے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاحیات یہیں اقامت فرمارہے اور بعد ممات دنیوی بھی اسی جگہ ہیں۔ اس لئے اس شہر پاک کو یہ بزرگی اور لباس شرافت عطا ہوا ہے لیکن اکثر علماء کے بقول اس آیت شریف سے مکہ معظمہ مراد ہے اور چونکہ یہ مکہ مکرمہ ہی میں نازل ہوئی ہے۔ اس لئے اس قول کو ترجیح ہے۔ واللہ اعلم۔

بیت رسول اللہ ﷺ:

بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس کے القاب شریف سے ہے اور اس نام کے رکھنے کی وجہ اس نسبت کریم کے ساتھ کمال درجہ کی واضح اور ظاہر ہے۔ جیساکہ مکہ مکرمہ کو بیت اللہ کہتے ہیں۔ اسی طرح اس شہر پاک کو بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا جائز ہے۔

زہے سعادت آں بندہ کہ کرد نزول
گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

جابرہ وجبارہ:

جابرہ و جبارہ بھی اس مقام عزت انظام کے ناموں سے ہے اور حدیث "المدینۃ عشرۃ اسماء" چند روایات سے اول کے دو ناموں پر دلالت کرتی ہے اور تیسرا نام جبارہ ہے، جس کو کتاب النواحی کے مصنف نے توریت سے نقل کیا ہے۔ اس کا نام جبر رکھنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شکستہ دلان غریب کو مالدار اور بے کسوں اور فقیروں کو سہارا دینا اس کا کام ہے۔

اور اس کے علاوہ مغروروں کو شکستہ کرنا سرکشوں کو اطاعت پر مجبور کرنا۔ دوسرے شہروں پر اس لئے جبر و قہر کرنا کہ اسلام لاؤ۔ مسلمان بن جاؤ۔

ایک اللہ کے تابعدار رہو۔

مجبورہ :

مجبورہ بھی اس کا نام وارد ہوا ہے۔ اس لئے کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکونت کے لئے حیات وممات میں حکم الٰہی سے مجبور ہے

جزیرۃ العرب :

اور جزیرۃ العرب بھی بقول بعض محدثین کے حدیث "اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب" سے مدینہ منورہ مراد ہے اگرچہ بقول دیگر حضرات اس آیت سے تمام ملک حجاز مراد ہے۔

محبہ، حبیبہ، محبوبہ :

اور محبہ و حبیبہ و محبوبہ اس کے مرغوب و مخصوص ناموں میں سے ہیں۔

حدیث میں ہے۔

"اللهم حبب علينا المدينة كحبنا مكة"

ترجمہ: اے اللہ محبوب کردے تو ہماری طرف مدینہ کو مثل محبت مکہ کے۔

حرم و حرم رسول اللہ ﷺ :

حرم و حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوجہ شرافت نسبت کے بھی اس کا لقب ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے "المدينة حرم" (مدینہ حرم ہے) طبرانی کی حدیث میں ہے کہ "حرم ابراهيم مكة و حرم المدينة" یعنی حضرت ابراھیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میرا حرم مدینہ ہے۔ حرم مدینہ کہاں تک ہے؟ اس کی حد قائم کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس کا ذکر اپنی جگہ پر کیا گیا ہے اور ممکن ہے ان اوراق میں بھی اس کا

ذکر کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حسنہ:

حسنہ بھی اس کا نام ہے۔ حسن اس وجہ سے ہے کہ باغات چشمے کنوئیں اور بلند و بالا پہاڑ کشادہ فضائیں، عمارتوں کے قبے اور مشاہد و مزارات اس میں شامل ہیں۔ نیز نور نے اس کا احاطہ کرلیا ہے۔ حسن باطنی بوجہ وجود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے جو شاہد و مشہود پروردگار عالم کا ہے اور مقصود تمام نیکیوں کا اور وجود آل و اصحاب اور آپ کے متبعین کا کہ جامع تمام برکات اور جمیع کرامات کے ہیں۔ یہ سب خوبیاں اسی مدینہ پاک کی سرزمین کو حاصل ہیں۔

"عرف من ذاق و وجد من عرف"

ترجمہ: پہچان لیا، جس نے چکھا اور پایا جس نے پہچانا۔

ذوق ایں را شناسی بخدا تا نچشی

و من مذهبي حب الديار لاهلها

وللناس فيما يعشقون مذاهب

(ترجمہ شعر) میرا مذہب ہے کہ محبت مکان اس کے ساکنان کی وجہ سے ہے اور واسطے ان لوگوں کے جو عشق رکھتے ہیں مختلف مذہب ہیں۔

خدا کی قسم قطع نظر باطنی لذتوں اور حضور قلب کے یہ نتیجہ ہے سچی محبت اور حسن اعتقاد کا۔ اصل حسن و زیبائی جو قلبی آنکھوں سے حاصل ہوتی ہے، وہ اسی شہر پاک میں ہے کسی دوسرے شہر میں تو دیکھی نہ سنی۔ البتہ بعض دوسری جگہوں میں جو نورانیت نظر آتی ہے، وہ اسی مقام کی حسن و زیبائی ہے اسی جگہ کے چمکارے اور آثار و برکات اس میں سایہ فگن ہیں جیساکہ شعر

دہلی اور اسی جیسے بعض دوسرے مقام۔ اسی درگاہ کے خادم و خاکسار وہاں بھی سوئے ہوئے ہیں۔ ؎

ہر کجا نوریست تاباں باکمال
ظاہر است از آفتاب ایں جمال

خیرہ و خیرہ:

بھی اسی بزرگ مقام کا نام ہے کہ جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو۔ حدیث میں آیا ہے۔

"المدینة خیر لھم لوکانوا یعلمون"

ترجمہ: مدینہ بہتر ہے ان کے لئے کاش کہ جانتے ہوتے۔

حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہروں کے فتح کرنے سے اور لوگوں کے منتقل ہونے سے وسعت رزق کی طلب میں خبر دی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ اس شہر پاک کے یہ دونوں نام بھی ہیں۔

دارا لبرار، الاخیار ، دارالاخیار ، دارا لایمان ،السنة ، دارالاسلام ، دارالفتح ، دارالھجرة ، قبة الاسلام سب کے سب القاب اس مقام شریف کے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو ترو تازہ و پاک رکھیں۔

شافیہ:

شافیہ بھی اسی کا نام ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ خاک مدینہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ یہاں تک کہ جذام اور برص کے لئے بھی مدینہ منورہ کے پھلوں سے بھی شفا طلب کرنا حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ اور بعض علماء متقدمین کے بقول کتاب اسماء مدینہ اور اس کے حواشی سے بخار کے مریض کے بھی صحت یاب ہونے کے بارے میں حدیث آئی ہے اور امراض

قلب اور گناہ لگی بیماری سے بھی شفایاب ہونا لازم ہے۔ نیز اس مکان شریف میں وارد ہونا انجام محمود ہے۔

عاصمہ :

عاصمہ بھی اسی کا نام ہے جو ایذائے مشرکین سے مہاجرین کے محفوظ رہنے کی وجہ سے ہے۔ یہی نہیں بلکہ تمام ساکنان اور قاصدان اس مقام رحمت آئین کا جملہ آفات اور خطرات دنیا و دین سے محفوظ رہنے کی وجہ سے بھی یہ نام ہے اور اگر نام معصومہ رکھا جائے جس کے معنی محفوظ کے ہیں تو یہ اس وجہ سے ہوگا کہ یہ بعض سرکش و جبار لوگوں سے ابتداء میں لشکر موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علی نبینا علیہ السلام محفوظ رہا اور آخر میں بوجہ برکت نبی ء رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دجال اور طاعون سے اور ہر مکروہ و منحوس سے محفوظ رہے گا، اس نام کو جائز رکھتے ہیں۔ یا لفظ عاصمہ کو معصومہ کے معنی میں لے لیں تو جائز ہے۔

غلبہ :

غلبہ یہ اس کے پرانے ناموں میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی یہی نام لیا جاتا تھا۔ چنانچہ یثرب اور غلبہ و تسلط اور قہر لازم ورود اور نزول میں اس عظمت والی زمین کے آیا ہے جو شخص اس میں داخل ہوتا ہے آخرکار صفت غلبہ اور علامت شہرت سے موصوف ہوجاتا ہے۔ یہود، عمالقہ پر غالب ہوئے اور اوس و خزرج، یہود پر اور اسی طرح سے مہاجرین اوس و خزرج پر اور عجمی مہاجرین پر الاماشاء اللہ۔

فاضحہ :

فاضحہ بھی ایک نام ہے۔ اس لئے کہ بداعتقاد اور بدکار لوگ اس میں پوشیدہ

نہیں رہ سکتے۔ آخر کار ذلت و رسوائی کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچائیں۔

مومنہ :

مومنہ بھی اس مکان شریف کا نام ہے بوجہ اس بات کے کہ اس میں اہل ایمان کی سکونت ہے اور یہیں سے ایمان کے احکام نکلے ہیں اور اسلام کے شعائر کا مرکز بھی یہی ہے اور جس طرح نفع اور برکت و الفت مومن کی علامات میں سے ہیں اسی طرح مدینہ پاک میں بھی یہ اوصاف ظاہر ہیں اور اگر کلمہ کو اپنے حقیقی معنوں پر رکھیں تو احتمال رکھتا ہے کہ یہ شہر پاک بھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا ہوا۔ حدیث صحیح میں احد پہاڑ کی بابت واقع ہوا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ اس مدعا پر واضح دلیل ہے کہ سرزمین مدینہ بھی ایمان لے آئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

"والذی نفس بیدہ تربتھا المومنۃ"

ترجمہ : فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خاک مدینہ مومن ہے۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ توریت میں اس کا نام مومنہ ہے مبارک بھی اسی شہر کا لقب ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضرت سرور کائنات نے مدینہ اور اس کی تمام چیزوں کے لئے یہاں تک کہ مد و صاع (یہ پیمانوں کے نام ہیں) کے واسطے بھی دعا کر کے فرمایا ہے کہ اے خدا اس کی برکت زیادہ کر جیسی کہ مکہ میں خیر و برکت کی ہے اور اس دعا کا ظہور و مشاہدہ کرنا برکات کا اس شہر شریف میں ظاہر امور سے ہے۔ اس میں شک اور تردد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

محبورہ:

مجبورہ، جو مشتق ہے اسی شہر مقدس کا نام ہے۔ محبار اس زمین کو کہتے ہیں جو سبزیات کو جلد اگائے اور بہت نفع والی ہو اس بات کا وجود سرزمین مدینہ میں معائنہ اور مشاہدہ کیا گیا ہے۔

محروسہ و محفوظہ اور محفوفہ:

محروسہ و محفوظہ اور محفوفہ ان ناموں کی وجہ تسمیہ بعض اسماء مذکورہ کے معنی سے ظاہر ہوگئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ پاک کی گلیوں کے دونوں سروں پر فرشتے بیٹھے ہوئے اس کی پاسبانی کرتے ہیں۔

مرحومہ و مرزوقہ:

مرحومہ و مرزوقہ پہلا نام توریت سے نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ مکان اور ٹھکانہ رحمتہ اللعالمین کا اور جائے نزول ارحم الراحمین کی ہے۔ اور رحمت عام و خاص یعنی اہل عالم پر رزق حسیہ جسمانیہ اور معنویہ و روحانی کا پہنچتا ہے۔ لیکن یہ بات خاص کر شیدائیِ باب توکل کے لئے پے در پے ہے۔

مسکینہ:

مسکینہ اس کی وجہ تسمیہ خلاصہ سے مومنہ کے نام میں ظاہر ہوجائے گی۔ حدیث میں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مدینہ کو خطاب فرمایا۔

"یا طیبة یا طابة یا مسکینة لا تقبلي الکنوز"

ترجمہ حدیث: پروردگار عالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ کو خطاب کیا کہ اے زمین پاک اور اے بقعہ مطہر اور اے مکان مسکین خزانوں

کو قبول مت کر اور اپنی مسکینیت کے ساتھ موافقت کر۔

لیکن حقیقت میں یہ خطاب اس کے باشندگان سے ہے تاکہ مسکینیت اور غربت کی صفت سے کہ اس کی اصل خشوع و خضوع ہے، موصوف رہیں اور اہل دنیا و اصحابہ ثروت جو اس صفت پر نہیں ہیں رغبت نہ کریں۔

"اللهم احينى مسكنيا و امتنى مسكينا واحشرنه فى زمره المساكين اعنى فى اهل بلدة حبيبك سيد المرسلين صلى الله عليہ وآلہ واصحابہ اجمعین"

مسلمہ:

مسلمہ مثل مومنہ کے اس کے اسمائے شریف سے ہے۔ ایمان اور اسلام نام ایک ہے لیکن کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ ایمان میں رعایت معنی تصدیق قلبی کے ہیں جو امور باطنہ سے ہے اور اسلام میں اقرار و انقیاد کی جانب کا لحاظ ہے جوکہ احکام ظاہری ہیں۔ لیکن ان دونوں ناموں میں امان و سلامتی ہے۔

مطیبہ مقدسہ:

مطیبہ مقدسہ قریب قریب پہلے ناموں کے معنی میں ہیں۔ طیب اور پاکی نیز طہارت و صفائی اور نزاکت اس شہر شریف کے لوازم ذاتیہ سے ہیں مقر قرار سے ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ

"اللهم اجعل لنا بها قرارا و ارزقنا حسنا"

ترجمہ: اے اللہ تو کر دے ہمارے لئے اس شہر میں قرار اور رزق عمدہ۔

مکینہ:

مکینہ بھی مدینہ منورہ کا نام ہے۔ باعتبار اس عزت اور درجہ کے جو اس

کو دربار خداوندی میں حاصل ہے۔

ناجیہ :

ناجیہ نجات سے یا ناجاہ سے مشتق ہے یعنی خوش کیا اسکو یا نجوہ سے کہ بلند زمین کو کہتے ہیں اور تمام معنوں کی وجہیں مدینہ پاک میں ظاہر اور واضح ہیں۔

المدینہ :

المدینہ اس مقام شریف کے مشہور ناموں اور بلدہ عظیم کے معروف اعلام میں سے ہے۔ لغت میں مدینہ ایسے مقام کا نام ہے جو مکانات اور کثرت عمارات میں قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو اور شہر کے درجہ کو پہنچا ہو۔ جو تمام گاؤں سے بڑا ہے۔ شہر مدینہ اور بلدۃ درمیانی ہیں اور بعض نے شہر اور مدینہ کو ایک درجہ میں رکھا ہے لیکن یہ تحقیق علم لغت کی ہے اور اب مدینہ نام مدینۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگیا ہے۔ چنانچہ اگر مطلقاً مدینہ ذکر کرتے ہیں تو یہی شہر معظم مراد ہوتا ہے اہل عرب اپنے محاورہ میں اس کو الف لام کے ساتھ المدینہ بولتے ہیں۔ اور اس قسم کے فرق لغت عرب میں بہت ہیں جیساکہ نجم ہر ستارہ کو کہتے ہیں لیکن النجم الف لام کے ساتھ چند مخصوص ستاروں کا نام ہے کہ اس کو ثریا کہتے ہیں اگر کسی شخص کی نسبت دوسرے مدینوں کی طرف ہو تو اسے مدینی کہتے ہیں اور اگر نسبت مدینۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو تو مدنی بولتے ہیں کلام الٰہی میں مدینہ کا نام اسی نام سے چند جگہ آیا ہے اور توریت میں بھی یہی نام آیا ہے۔

سید البلدان :

حدیث شریف میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آئی ہے۔ "یا طیبۃ" یا سید البلدان مدینہ کے فضائل کا بیان جس جگہ ہے،

وہاں پر یہ معنی واضح ہوجائیں گے انشاء اللہ تعالی۔ مزید تفصیل اسماء معہ تشریح فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن مجید:

کسی مکان کی فضیلت مکین کی بدولت ہوتی ہے۔ چنانچہ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ:

"لااقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد"

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اس آیت کریمہ میں مکہ مکرمہ کی قسم اسی لئے یاد فرمائی گئی ہے کہ اس میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوئے۔ اسی لئے متفقہ فیصلہ ہے کہ مکہ مکرمہ کو عزت و عظمت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ (خزائن الفرقان)

فائدہ: جب مکہ مکرمہ اور کعبہ شرفہ کو یہ شرف اور بزرگی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عرصہ اقامت پذیر ہونے کی وجہ سے نصیب ہوئی تو مدینہ طیبہ تو اس سے بڑھ کر شرف و بزرگی کا مستحق ہے کہ اس میں جب سے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افزا ہوئے تو پھر جدائی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یہاں تک کہ تاقیامت اور پھر قیامت کے بعد الی ابد الآباد۔ اس لئے یہ ایسی فضیلت ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی فضیلت نہیں ہوسکتی۔

اس عمومی فضیلت کے علاوہ قرآن مجید میں خصوصیت سے چند آیات میں تصریح ہے۔ فقیر ان آیات کو معہ حوالہ تفاسیر عرض کرتا ہے۔

آیت نمبر ۱ "والذین تبووا الدار و الایمان من قبلھم" (سورۃ الحشر)

ترجمہ : اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا۔

فائدہ : اس آیت کریمہ میں دار و ایمان سے مراد مدینہ منورہ ہے (وفاء الوفاء ص۹) خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں۔

"المدینة قبة الاسلام و دار الایمان"

ترجمہ : مدینہ شریف قبہ اسلام اور دار ایمان ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"ان الایمان لیارز الی المدین کما تارز الحیة الی حجرھا"

ترجمہ : بے شک ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح کھنچا آتا ہے جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے۔

آیت نمبر۲ "والذین ھاجروا في الله من بعد ماظلموا لنبوئنھم في الدنیا حسنة" (سورہ نمل)

ترجمہ : اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

فائدہ : اس آیت کریمہ میں حسنۃ سے مراد مدینہ ہے کیونکہ مہاجرین کو اللہ تعالی نے وہیں جگہ دی۔

آیت نمبر۳ "کما اخرجك ربك من بیتك بالحق" (سورہ توبہ)

ترجمہ : جیساکہ (اے حبیب) تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔

فائدہ : اس آیت کریمہ میں مدینہ منورہ کو بیت الرسول فرمایا گیا کیونکہ جب آپ مدینہ منورہ سے بدر کی طرف نکلے تب یہ آیت نازل ہوئیں۔

آیت نمبر۴ "وقل رب ادخلني مدخل صدق واخرجني مخرج صدق" (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ : اے حبیب یوں کہو کہ اے میرے رب! مجھے مدخل صدق میں داخل فرما اور مخرج صدق سے نکال۔

فائدہ : حضرت قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں مدخل صدق سے مراد مدینہ منورہ اور مخرج صدق سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔
(المستدرک ۳)

احادیث مبارکہ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی:

حدیث نمبر ۱ "اللهم حبب الينا المدينة كما حببت مكة او اشد"
(مسلم شریف، مشکوٰۃ)

ترجمہ : اے اللہ تو مدینہ منورہ کو ہمارا ایسا محبوب بنادے جیسا کہ مکہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

حدیث نمبر ۲ "الهم انك اخرجتنى من احب البلاد الى فاسكنى احب البلاد اليك" (وفاء الوفاء)

ترجمہ : اے اللہ بیشک تو نے مجھے میرے محبوب ترین شہر سے نکالا تو اب مجھے اپنے محبوب ترین شہر میں بسا۔

فائدہ : یہ دعا یقیناً مستجاب ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر ایماندار کہتا ہے، مدینہ - مدینہ

یحیٰی بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر ۳ "ماعلى الارض بقعته احب الي ان يكون قبري ثلث مرات" (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۱)

ترجمہ : روئے زمین پر مجھے اس ٹکڑے سے زیادہ محبوب کوئی ٹکڑا نہیں جس میں میری قبر ہوگی اور یہ تین مرتبہ فرمایا۔

فائدہ : ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مدینہ منورہ اللہ تبارک و تعالٰی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین شہر ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا:

اذ الحبیب لایختار لحبیبہ الا
ما ھو احب و اکرم عندہ

ترجمہ : محبوب اپنے محبوب کے لئے وہی اختیار کرتا ہے، جو اس کیلئے محبوب تر اور مکرم تر ہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر۴ "ان ابراھیم حرم مکة و دعا لاھلھا وانی حرمت المدینة کما حرم ابراھیم مکة وانی دعوت فی صاعھا ومدھا بمثلی ما دعا به ابراھیم لاھل مکة"

(مسلم شریف)

ترجمہ : بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے مکینوں کے لئے دعا فرمائی اور بے شک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم بنایا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم بنایا اوز میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

حدیث نمبر۵ "اللھم بارك لنا فی تمرنا و بارك لنا فی مدینتنا وبارك لنا فی صاعنا و بارك لنا فی مدنا، اللھم ان ابراھیم عبدك و خلیلك و نبیك وانی عبدك ونبیك و انه دعاك لمكة وانی ادعوك للمدینة بمثل مادعاك لمكة و

مثلہ معہ" (مسلم شریف، مشکوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں اور ہمارے لئے ہمارے پیمانوں میں برکت فرما، اے اللہ بے شک (حضرت) ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی اور میں ویسی ہی دعا مدینہ منورہ کے لئے کرتا ہوں اور اس سے بھی دوچند کی دعا کرتا ہوں۔

فائدہ: ان جیسی احادیث سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و دیگر ائمہ کرام نے مدینہ پاک کو مکہ معظمہ سے سوائے کعبہ مشرفہ کے افضل ثابت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

حدیث نمبر۶ "اللهم اجعل بالمدينة ضعفى ماجعلت بمكة من البركة" (مشکوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ جتنی برکتیں مکہ مکرمہ میں تو نے رکھی ہیں، اس سے دونی برکتیں مدینہ منورہ میں رکھ دے۔

ایک اور حدیث میں آیا۔

حدیث نمبر۷ "اللهم اجعل مع البركة بركتين"

ترجمہ: اے اللہ مکے کی برکت کے ساتھ دو برکتیں مدینہ میں زیادہ کر۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے کہیں زیادہ برکتیں رکھی گئی ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بلاشبہ قبول ہوئیں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر۸ "المدینته خیر من مکة" (وفاء الوفاء)

ترجمہ: مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے بہتر ہے۔

حکایت:

حضرت مصعب فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی جب مدینہ منورہ میں آیا تو شرفائے مدینہ اس کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گئے جن میں حضرت امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ بھی تھے۔

جب خلیفہ مہدی کی نظر امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ پر پڑی تو خلیفہ مہدی نے فوراً آگے بڑھ کر امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے معانقہ کیا جب سب سے مل چکا تو امام صاحب نے خلیفہ سے فرمایا:

"اے امیر المومنین ابھی تم مدینہ منورہ میں داخل ہوگے تو تمہارے دائیں اور بائیں سے وہ لوگ گزریں گے جو مہاجرین و انصار کی اولاد ہیں تو تم ان کی خدمت میں سلام پیش کرو کیونکہ روئے زمین پر نہ تو اہل مدینہ سے بہتر کوئی قوم ہے اور نہ مدینہ منورہ سے بہتر کوئی شہر ہے۔"

انتباہ:

تمام علمائے کرام اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ روضہ انور کا وہ حصہ جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اطہر موجود ہے زمینوں، آسمانوں، کعبہ مقدسہ اور عرش معلی سے بھی افضل ہے، اس کے بعد ساری زمین سے افضل کعبہ مقدسہ ہے۔ اس کے بعد اختلاف ہے کہ مدینہ منورہ افضل ہے یا مکہ مکرمہ؟ تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور امام مالک اور اکثر علمائے مدینہ رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے

اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین شہر ہے اور قیامت تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی میں قیام ہے اور آپ کے جسم انور کے یہاں موجود ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جو بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہر آن اور ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہیں وہ کسی اور جگہ کہاں نازل ہوتی ہیں؟ نیز شریعت مطہرہ اور اس کے تمام احکام کی تکمیل اسی شہر میں ہوئی۔ تمام فتوحات اور تمام معاملات ظاہری و باطنی کا حصول یہیں ہوا۔ اسلام کو شان و شوکت اور قوت و عظمت یہیں سے حاصل ہوئی۔ اول و آخر کی نیکیاں اور ہدایت و نورانیت کے چشمے یہیں سے جاری ہوئے اور یہیں وہ منبر ہے جو جنت کے حوض پر ہے اور یہیں وہ جنت کی کیاری ہے اور یہیں وہ جبل احد ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین پہاڑ ہے اور یہیں وہ جنت البقیع ہے، جس میں آپ کے جگر کے ٹکڑے، ازواج مطہرات اور تقریباً دس ہزار صحابہ کرام اور بے شمار اولیاء و صلحاء رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں اور یہیں وہ مسجد نبوی شریف ہے، جس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے اور یہیں وہ مسجد قبا شریف ہے، جس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت سعید اپنے والد حضرت ابی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو عرض کرتے۔

حدیث نمبر۹ "اللھم لاتجعل منایانا بمکۃ حتی نخرج منھا" (وفاء الوفا

ترجمہ: اے اللہ ہماری موت مکہ میں نہ ہو بلکہ جب ہم مکہ سے باہر نکل (کر مدینہ پہنچ) جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر۱۰ "من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا" (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: جس شخص سے ہوسکتا ہو کہ مدینہ منورہ میں مرے تو چاہئے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے اس لئے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

تمنائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

"اللھم ارزقنی شھادة فی سبیلك واجعل موتی فی بلد رسولك" (بخاری کتاب الحج)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر مدینہ میں موت نصیب فرما!

فائدہ: چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خاص مسجد نبوی شریف میں عین حالت نماز میں شہادت پائی۔

✿ محبان مدینہ منورہ کے اطوار ✿

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائے ایک حج کے جو فرض ہے اور حج نہیں کیا، صرف اسی لئے کہ کہیں مدینہ منورہ کے سوا کسی اور جگہ موت نہ آجائے۔ چنانچہ ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے اور وہیں انتقال فرما کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (جذب القلوب۔ صفحہ ۲۵)

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو نکلتے وقت روتے اور بار بار فرماتے:

"نخشی ان نکون ممن نفته المدینة"

ترجمہ: ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ دور کردیتا ہے۔ (جذب القلوب۔ ص۲۵)
فائدہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی جب حج و عمرہ کے لئے تشریف لے جاتے تو فارغ ہوتے ہی واپس آجاتے زیادہ دیر مکہ میں نہ ٹھہرتے۔

مکی مدنی نبی ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت کا نمونہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق وصال مدینہ سے تیز کردیتے اور چادر مبارک دوش انور سے گرا دیتے اور فرماتے "ھذہ ارواح طیبۃ" یہ ہوائیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں اور چہرہ انور پر جو گرد و غبار پڑتا اس کو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابی گرد و غبار سے بچنے کے لئے سر اور منہ چھپاتے تو آپ روک دیتے اور فرماتے خاک مدینہ شفا ہے۔
حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حدیث نمبر۱۱ "غبار المدینۃ شفاء من الجذام" (زرقانی علی المواہب)
مدینہ منورہ کا غبار جذام یعنی کوڑھ کے لئے شفا ہے۔
وفا الوفا شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حدیث نمبر۱۲ "والذی نفسی بیدہ ان فی غبارھا شفاء من کل داء"
ترجمہ: قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔
فائدہ: علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ مدینہ منورہ کی مٹی میں شفا ہے لیکن منکر کو نفع نہیں کرتی۔

(زرقانی علی المواہب ص ۲۳۵)

حدیث نمبر ۱۳ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو بعض لوگ وہاں کے حالات سنیں گے اور پھر اپنے اہل و عیال کو اور ان کو جو ان کے کہنے میں آجائیں گے لے کر وہاں چلے جائیں گے۔

"المدینۃ خیر لھم لوکانوا یعلمون" حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جائیں اور اسی طرح شام فتح ہوگا تو لوگ وہاں کے حالات سن کر اور اپنے اہل و عیال وغیرہ لے کر وہاں چلے جائیں گے۔ "والمدینۃ خیر لھم لوکانوا یعلمون" حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ اس کو جائیں۔ اور عراق فتح ہوگا اور لوگ وہاں کے حالات سن کر اپنے اہل و عیال وغیرہ کو لے کر وہاں چلے جائیں گے "والمدینۃ خیر لھم لوکانوا یعلمون" حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ کاش وہ جائیں۔ (بخاری و مسلم۔ ص ۴۴۵)

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام نووی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارکہ کے عین مطابق ہوا اور یہ ملک اسی ترتیب سے فتح ہوئے اور لوگ وہاں منتقل ہوئے۔

حدیث نمبر ۱۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ سرسبز و شاداب زمینوں کی طرف نکل جائیں گے۔ وہاں ان کو خوب کھانے پینے کو ملے گا اور کثرت سے سواریاں ملیں گی تو وہ اپنے عزیز و اقربا کو بھی دعوت دیں گے۔ "ھلم الی الرخآء ھلم الی الرخآء والمدینۃ خیر لھم لوکانوا یعلمون" کہ یہاں آجاؤ، یہاں بڑی پیداوار ہے، یہاں آجاؤ یہاں بڑی پیداوار ہے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جائیں۔ (مسلم۔ ص ۴۴۵)

حدیث نمبر۱۵ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"المدینة خیر لهم لوکانوا یعلمون لایدعها احد رغبة عنها الا ابدل الله فیها من هو خیر منه ولایثبت احد علی لاوائها وجندها الاکنت له شفیعا او شهیدا یوم القیمة" (مسلم شریف)

ترجمہ: مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانیں اور کوئی شخص یہاں کے قیام کو بد دل ہوکر نہیں چھوڑے گا مگر اللہ تعالی اس سے بہتر یہاں بھیج دے گا اور جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیفوں اور سختیوں کو برداشت کرکے یہاں رہے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

حدیث نمبر۱۶ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من اراد اهل المدینة بسوء اذابه الله کمایذوب الملح فی المآء" (مسلم شریف)

ترجمہ: جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ اس کو ایسے گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

حدیث نمبر۱۷ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من اخاف اهل المدینة ظلماً اخافه الله و علیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا ولاعدلاً"

(جذب القلوب)

ترجمہ: جو شخص ظلماً اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ تعالی اس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالی اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر۱۸ "من اذی اهل المدینة اذاه الله" (وفاء الوفاء)

ترجمہ: جس نے اہل مدینہ کو اذیت پہنچائی اللہ اس کو اذیت پہنچائے گا۔

حکایت: امرائے فتنہ میں سے ایک امیر مدینہ منورہ میں آیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما اس وقت مدینہ منورہ میں تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کی بصارت میں ضعف آگیا تھا۔ لوگوں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مصلحت وقت یہ ہے کہ آپ چند روز کے لئے مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور اس ظالم کے سامنے نہ آئیں تاکہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ آپ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مدینہ منورہ سے نکلے۔ اتفاقاً راستے میں ایک جگہ بہ سبب ضعف بصارت ٹھوکر کھاکر گر پڑے اور فرمایا: ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا، بیٹوں نے کہا ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانا کیونکر ہے آپ کی تو وفات شریف ہوگئی؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا تو بے شک اس نے مجھے ڈرایا۔ (وفاء الوفاء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر۱۹ "المدینة مهاجري وفیها مضجعي ومنها مبعثي حقیق علي امتي حفظ جیراني مااجتنبو الكبائر من حفظهم كنت له شهیدا اوشفیعا یوما القیامة ومن لم یحفظهم سقي من طنیة الخبال" (جذاب القلوب)

ترجمہ: مدینہ میری ہجرت گاہ اور میری خوابگاہ ہے اور قیامت کے دن یہیں سے میرا اٹھنا ہے۔ لہذا میری امت پر میرے پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت لازم ہے جبکہ وہ کبائر سے بچیں تو جس نے ان کے حقوق کی حفاظت کی میں قیامت

کے دن اس کا گواہ اور شفیع بنوں گا اور جس نے ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی وہ دوزخ میں پیپ اور خون پلایا جائے گا۔

"فیما ساکنی اکناف طیبة کلکم الی القلب من اجل الحبیب حبیب"

ترجمہ : اے مدینہ طیبہ کے رہنے والو! تم سب کے سب میرے دل کو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے محبوب ہو۔ (زرقانی علی المواھب۔ ص ۳۳۲)

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ اور فضائل مدینۃ الرسول" میں پڑھیئے۔

خلاصۃ الفضائل

بطور نمونہ چند فضائل تفصیلاً عرض کئے گئے اب مجموعی طور پر اجمالاً چند فضائل کی تلخیص حاضر ہے اگر انہیں زبانی یاد کرلیا جائے تو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اکسیر کا کام دیں گے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ کل چھل فضائل پر مشتمل ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح و شام نازل ہو کر درود شریف پڑھتے ہیں

✿ مدینہ منورہ میں ایک نماز ایک ہزار رکعت اور بروایت دیگر پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی پچاس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

✿ مدینہ منورہ کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی برکت سے خاک شفا ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں سو میں سے نوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور باقی دس ساری دنیا میں۔

✿ مدینہ منورہ کے باشندے روز محشر سب سے پہلے محشور ہوں گے اور سب

سے اول ان کی شفاعت ہوگی۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں مکہ معظمہ سے دوگنی برکت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار فیض آثار ہے۔ ائمہ اہل بیت اور صحابہ اکرام کے مکانات و مزارات ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور منبر مبارک کے درمیان بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے حدیث لاتشدالرحال الا الی ثلثة المساجد کی تعمیل ہوتی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر سلام عرض کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود جواب دیتے ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے تمام افکار و غموم رفع ہوکر دل کو تسکین و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں ستون حنانہ موجود ہے جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فراق میں چیخیں مار کر رویا تھا۔

✿ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر، محراب اور مسجد موجود ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں جو برکت ہے، وہ روئے زمین پر اور کہیں نہیں۔

✿ مدینہ منورہ کے باشندے ساری دنیا سے خوش خلق ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں تقریباً کل روئے زمین کے مسلمان موجود ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے اسلامی شان و شوکت معلوم ہوتی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں بادشاہ و مساکین سب دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں برابر کھڑے رہتے ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں جنتی پہاڑ جبل احد موجود ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں ہر قسم کی ترکاریاں موجود ہیں اور ہر چیز باوجود اژدہام سستی ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے جو بیت اللہ شریف بلکہ عرش عظیم سے بھی افضل ہے۔ (روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم)

✿ مدینہ منورہ میں قطع نظر اور خوبیوں کے ایک ایسا متبرک مکان ہے جو دنیا بھر میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

✿ مدینہ منورہ میں سنگ دل سے سنگ دل مسلمان بھی چلا جائے تو اس کا دل بھی واپس جانے کو نہیں چاہتا۔

✿ مدینہ منورہ میں سوائے مسلمانوں کے اور کسی قوم کا گزر نہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں ہزارہا عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تعلقات دنیاوی چھوڑ کر اسی در کے ہو رہے ہیں اور یہ شعر ورد لب ہے ۔

یا محمد ﷺ تیرا در چھوڑ کر کہاں جائیں غریب
بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

✿ مدینہ منورہ میں سکونت تمام دنیا بھر سے بہتر ہے۔

✿ مدینہ منورہ سے اسلام نکلا اور تمام دنیا سے پھر پھرا کر اسی جگہ واپس آجائے گا۔

✿ مدینہ منورہ میں قیامت تک علماء حق موجود رہیں گے۔

✿ مدینہ منورہ میں دجال طاعون اور دابۃ الارض قیامت تک داخل نہ ہونے

پائینگے کیونکہ وہاں دروازوں پر فرشتے محافظت کیلئے کھڑے ہوں گے۔

✿ مدینہ منورہ میں ایک قبرستان ہے جہاں کے مدفونوں کے واسطے بہشت کی بشارت آچکی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر ایک چھوٹا سا کنواں ہے جو کوثر کے نام سے موسوم ہے، جہاں کا پانی پینے سے ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفا ہوجاتی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر انسان قسم کھالے کہ میں بہشت میں ہوں تو وہ اپنی قسم میں سچا ہوتا ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں ایک ایسا نورانی گنبد ہے، جس کی زیارت کرنے کے وقت عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک روحیں وفور شوق سے پرواز کرجاتی ہیں۔ حضرت شہیدی ہندی وغیرہ جیسی صدہا مثالیں موجود ہیں۔

✿ مدینہ منورہ کی خدمت گزاری اور جاروب کشی کو بڑے بڑے بادشاہ مثل سلطان روم وغیرہ اپنے لئے فخر و مباہات کا موجب سمجھتے رہے ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے اس خدائی حکم کی تعمیل ہوتی ہے جو قرآن مجید میں "ولوانهم اذظلموا انفسهم جاؤك" الخ سے ظاہر ہوتا ہے۔

✿ مدینہ منورہ کی کھجوریں ساری دنیا سے لذیذ اور شیریں تر ہیں۔

✿ مدینہ منورہ میں وہ رحمۃ للعالمین موجود ہیں، جن پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے۔

✿ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے فرمان نبوی کی تعمیل ہوتی ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاولپور پاکستان

شوال ۱۴۱۶ھ ۵ مارچ ۱۹۹۶ بروز منگل

کنزالایمان ۔۔۔۔۔

حضرات محترم!

دور حاضر میں اس وقت قرآن مجید کے بے شمار تراجم شائع ہوچکے ہیں ۔۔۔

لیکن کنزالایمان (ایمان کا خزینہ) ان تمام تراجم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا دیگر تراجم میں :

- قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنی عقلی بنیاد پر عیوب و نقائص کو شامل کیا گیا ہے۔
- اپنی عقلی بنیاد پر قرآن مجید کے مفہوم اور منشاء الٰہی سے ہٹ کر خود ساختہ مطالب بیان کئے گئے ہیں۔
- تعظیم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اصل ایمان ہے اس عقیدے میں غلط بیانی اور گمراہی سے کام لیا گیا ہے۔
- اولیاء اللہ کی عظمت کو ختم کرنے کے لئے بتوں کی مذمت والی آیات ان پر چسپاں کی گئی ہیں۔
- قرآن مجید کے ترجمے کے لئے شان نزول، احادیث کریمہ اور معتبر اسلامی تفاسیر کی بجائے اپنی ذاتی رائے سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

عظمت قرآن مٹانے میں اے جاہلوں کوئی کسر بھی چھوڑی
مال کی خاطر دین بھی چھوڑا غیرت ایمان و مسلمانی بھی چھوڑی

یقیناً یقیناً کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے بلکہ تمنائے مسلم تو یہ ہوگی کہ ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے جو

--- شان الوہیت کا پاسبان ہو۔ --- ناموس رسالت کا نگہبان ہو۔
--- عظمت اہل بیت و صحابہ کرام کا ضامن ہو۔ --- اولیاء اور صالحین کی عظمت کا امین ہو۔
--- معتبر تفاسیر اور احادیث کریمہ کا ترجمان ہو۔ --- فصاحت و بلاغت میں عالی شان ہو۔
--- گستاخیوں اور گمراہ کن عقائد سے پاک ہو۔ --- بے ادبی و بے حرمتی سے صاف ہو۔

الحمد للہ ان محاسن کا مرقع کنزالایمان ہی ہے جس میں ہر مقام پر رب قدیر کی شان اور عزت و ناموس انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحین کے ادب و احترام کو خاص کر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لہذا ایسا ترجمہ قرآن جو علمی، لغوی و اصطلاحی، ادبی اور خاص کر اعتقادی حسن کا پیکر ہو کسی عاشق ہی کے قلم کا شاہکار ہوسکتا ہے۔

ہاں! ہاں!!! یہ ترجمہ قرآن "کنزالایمان" عاشقوں کے امام، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے۔ تمنائے مسلم پوری ہوئی۔ قرآن کی روح تک پہنچنے کے لئے ترجمہ قرآن خریدتے وقت یا دوسروں کو تحفہ دیتے وقت کنزالایمان کا عظیم نام ضرور یاد رکھیں۔ شادی بیاہ میں دولہا دلہن کو تحفے میں کنزالایمان ہی دیں۔

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآن ہے آج بھی

- نماز، روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
- قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- گستاخان رسول و صحابہ اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
- ہر مشکل میں یا اللہ جل جلالہ مدد ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدد کہا کیجئے۔
- گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہلسنّت پر عمل کیجئے۔
- ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

شعبہ نشر و اشاعت: **انجمن انوار القادریہ**

جمشید روڈ ۳ رابطے کے لئے فون: 421463 11 تا ایک بجے تک

مرکزی دفتر 159/A حیدر آباد کالونی